65506-لوگوں کو مسجد میں آنے کی حرص پر مسجد میں مرد و عورت کے اختلاط کی اجازت دینا

سوال

ہماری مسجد میں ماہ رمضان المبارک میں افطاری سے کچھ دیر قبل مرد و عورت کا اختلاط پیدا ہو جاتا ہے، اور یہ سلسلہ کئی برسوں سے جاری ہے، مسجد کے ذمہ داران دلیل یہ دیتے ہیں کہ وہ لوگوں کو اپنی مرضی کے مطابق عمل نہ کرنے دیں تو وہ مسجد نہیں آیا کرینگے.

اس کے علاوہ بھی تراویح میں کئی ایک بدعات کی جاتی ہیں مثلا ہر چار رکعت کے بعد اللہ کی تسبیح کی جاتی ہے، آپ اس سلسلہ کو صحیح کرنے کے لیے ہمیں کیا نصیحت کرتے ہیں ؟

پسندیدہ جواب

اول :

مردوں اور عورتوں کا اختلاط حرام ہے، کیونکہ یہ بہت ساری برائیوں اور غلط و حرام کاموں کا باعث بنتا ہے، اس کی حرمت کے دلائل سوال نمبر (1200) کے جواب میں بیان ہو چکے ہیں آپ اس کا مطالعہ کریں.

جب مرد و عورت کا اختلاط عام اوقات اور جگہوں پر حرام ہے تو پھر یہ اختلاط خاص کر مساجد اور رمضان المبارک میں تو اور بھی زیادہ شدید حرام ہو گا، کیونکہ شریعت اسلامیہ نے مسجد تو حفظ دین اور دین کی نشر و اشاعت کے لیے بنائی ہے، اور لوگوں کو خیر و بھلائی کی طرف بلانے اور انہیں فتنہ و فساد اور بغاوت سے منع کرنے کے لیے بنائی ہے، اور پھر یہ اختلاط تو روزے کی حکمت کے بھی منافی ہے کیونکہ روزے سے تقوی و پرہیز گاری حاصل ہوتی ہے، اور اپنی خواہشات کے اسباب سے اجتناب کرنے کا حکم ہے.

لہذا سب مسجد والوں پر بلکہ اس کے سب ذمہ داران پر واجب ہوتا ہے کہ وہ اس برائی کو روکیں اور اسے ختم کرنے کی کوشش کریں.

کسی بھی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ اس برائی کے جواز یا پھر اس برائی سے سکوت اختیار کرنے کے لیے یہ دلیل دے کہ مرد و عورت کو اختلاط سے روکنے کی بنا پر لوگ مسجد میں نہیں آئینگے اس کی یہ دلیل کئی ایک وجوہات کی بنا پر مردود ہے قابل قبول نہیں :

پہلی وجہ :

برائی کو روکنے کی طاقت رکھنے باوجود برائی سے منع نہ کرنا اور اسے نہ روکنا گناہ کا باعث بنتا ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

" تم میں سے جو کوئی بھی کسی برائی کو دیکھے تو وہ اسے اپنے ہاتھ سے روکے، اور اگر اس کی استطاعت نہیں رکھتا تو وہ اسے اپنی زبان سے روکے، اور اگر اس کی بھی طاقت نہیں رکھتا تو وہ اسے اپنے دل سے روکے، اور یہ کمزور ترین ایمان ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (48).

اور کوئی بھی عقل و دانش والا شخص اس پر راضی نہیں ہوتا کہ اس کا مسجد جانا گناہ میں پڑنے کا باعث و سبب ہو.

دوسری وجہ :

مسجد کا سب سے اہم ترین دور یہ ہے کہ لوگوں کو خیر و بھلائی کی دعوت دی جائے، اور انہیں برائی سے روکا جائے، اس لیے مسجد کے ذمہ داران حضرات پر واجب تھا کہ وہ لوگوں کے سامنے اختلاط کے نقصانات اور اس کی حرمت واضح کرتے اور انہیں ایسا کرنے سے روکیں.

تیسری وجہ :

یہ کہنا کہ ایسا کرنے سے یہ لوگ مسجد میں نہیں آئینگے یہ صرف گمان اور خیال ہی ہے، اور اگر بالفرض ایسا ہو بھی تو اہل علم کا فیصلہ ہے کہ فساد و خرابی کو دور کرنا جلب نفع پر مقدم ہوگا.

چوتھی وجہ :

افطاری سے قبل عورتوں کے جمع ہونے کے لیے کوئی جگہ مخصوص کرنا ممکن ہے، چاہے مسجد کے ایک کونے میں پردہ لگا کر یا پھر مسجد کے باہر خیمہ لگا کر انتظام ہو سکتا ہے، اور ان کے لیے وہاں اچھے پروگرام پیش کیے جا سکتے ہیں اور انہیں اچھے کام کی راہنمائی کی جا سکتی ہے، جس کا اہتمام بھی عورتیں ہی کریں.

پانچویں وجہ :

دعوت دینے والے داعی کو فی الواقع موثر ہونا چاہیے اور اسے اصلاح کی کوشش و جدوجہد کرنی چاہیے، نہ کہ وہ خود متاثر ہو کر دعوت ہی چھوڑ دے یا پھر وہ اس کے جواز اور اس سے بری ہونے کے حیلے بہانے تلاش کرتا پھرے.

اختلاط ایک ایسی مشکل ہے جو دین اور شریعت اسلامیہ سے دوری کی بنا پر پیدا ہوئی ہے، اس لیے اس کو روکنے کے لیے پوری سعی و کوشش صرف کرنی چاہیے، اور اس کو جڑ سے ختم کرنے میں پوری طاقت صرف کی جائے، اور اگر اس کو روکنے کے لیے اللہ کے گھروں مساجد سے پہلا قدم نہیں اٹھے گا تو پھر کہاں سے ؟

آپ کے لیے ممکن ہے کہ آپ اپنے ساتھ کچھ صالح اور علم رکھنے افراد کو ملا کر مسجد کے ذمہ داران کو مطمئن کرنے کی کوشش کریں اور اس مشکل کے حل کے لیے ان کا تعاون کرتے ہوئے عورتوں کے جمع ہونے کے لیے ایک علیحدہ جگہ کا انتظام کرنے میں مدد کریں اور عورتوں کے نفع مند پروگرام ترتیب دیں.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کی کوشش و جہد کو کامیابی سے نوازے اور آپ کو توفیق نصیب فرمائے.

دوم :

اور نماز تراویح کی ہر چار رکعت ادا کرنے کے بعد ان کا تسبیح کرنے کے متعلق تفصیلی بیان سوال نمبر (50718) کے جواب میں گزر چکا ہے اس کا مطالعہ ضرور کریں، اس میں بیان ہوا ہے کہ یہ بدعت ہے اس کو ترک کرنا ضروری ہے.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا :

تراویح کی رکعات کے دوران بلند آواز سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود اور صحابہ کرام کے لیے رضی اللہ عنہم کہنے کا حکم کیا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

"ہمارے علم کے مطابق تو اس کی کوئی اصل نہیں اور نہ ہی اس کی کوئی دلیل ملتی ہے، بلکہ یہ نئی ایجاد کردہ بدعت ہے اس لیے اسے ترک کرنا واجب ہے، کیونکہ اس امت کے آخری لوگ بھی وہی کام کر کے اپنی اصلاح کر سکتے ہیں جس پر چل کر اس امت کے پہلے لوگ کامیاب ہوئے اور اصلاح کی، اور وہ کتاب و سنت پر عمل ہے، اور جس پر سلف امت کا عمل تھا اس کی مخالفت کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے" انتہی

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن باز (369/11).

واللہ اعلم.